ڈاڑھی کٹوانے کا مسئلہ

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

حضرات صحابہ کرامؓ اتباع تابعین کے دور میں قبضہ (مٹھی بھر) سے کم ڈاڑھی کا کوئی ثبوت نہیں اور خلافت راشدہ میں بھی اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ اس مبارک دور میں تمام مسلمان از شرق تا غرب از شمال تا جنوب جہاں بھی موجود تھے وہ ڈاڑھی کی پابندی کرتے تھے۔ البتہ یہود و مجوس اور نصاری وبد باطن فرقوں کی بات جدا ہے لیکن جس زمانہ میں خلافت راشدہ نہ تھی اور اسلام کے احکام بھی من و عن نافذ نہ تھے۔ اس زمانہ میں بھی بے ریش کو انتہائی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور حسب مقدرت اس کو سزا دی جاتی تھی تاکہ دیکھنے والوں کیلئے عبرت ہو چنانچہ مشہور مؤرخ اور مفسر حافظ عمادالدین ابن کثیرالشافعی ؒ (المتوفی ۷۷۴ ہجری) لکھتے ہیں کہ ۷۶۱ میں دمشق میں (ملنگوں کے) قلندریہ فرقہ کے کچھ لوگوں نے ڈاڑھیاں منڈوا دیں تو اس وقت کے بادشاہ سلطان حسن بن محمد نے حکم دیا کہ ان کو ملک بدر کر دیا جائے۔ اور اس وقت تک ان کو اسلامی شہروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے جب تک کہ وہ اس کافرانہ شعار سے توبہ نہ کر لیں۔ حافظ موصوفؒ لکھتے ہیں کہ یہ فعل با جماع امت حرام ہے (البدایہ والنہایہ ج ۱۴ص ۲۷۴) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (المتوفی ۱۳۶۲ھ) لکھتے ہیں کہ اجماع امت یہ ہے کہ ایک قبضہ سے ڈاڑھی کم کرنا حرام ہے۔ (بوادر النوادر ج ۲ص ۴۴۳) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ قبضہ بھر ڈاڑھی رکھنی واجب ہے۔ اور اس مقدار سے کم کرنا حرام ہے۔ (شرح مشکوٰہ حدیث فطرت۔ ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت ص (۱۳،۱۴) مشہور فقیہ حافظ ابن الہمام الحنفیؒ لکھتے ہیں کہ و اما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احد و اخذ كلها فعل هنود الهند و مجوس الاعاجم۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۷۷ طبع مصر) ترجمہ لیکن ڈاڑھی ترشوانا جب کہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی اور مخنث قسم کے مردوں کا فعل ہے تو اس کو کسی نے بھی مباح قرار نہیں دیا۔ اور ساری ڈاڑھی کا منڈوانا تو ہندوستان کے ہندؤوں اور عجم کے مجوسیوں کا طریقہ ہے"۔

ہاں اگر کسی شخص کی ڈاڑھی حد سے زیادہ لمبی ہو اور جاہل لوگ اس سے تمسخر کرتے ہوں تو قبضہ (مٹھی بھر) سے زیادہ کٹوا دینا درست ہے چنانچہ حضرت مولانا عثمانیؒ (المتوفی ۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں کہ و في الدر المختار لا باس با خذ اطراف اللحية و السنة فيها القبضة، قال ابن عابدين هو ان يقبض الرجل لحيته فما زاد منها على قبضته قطعه' كذا ذكره محمد في كتاب الاثار عن الامام قال و به ناخذ (فتح الملہم ج ۱ ص ۴۲۱) اور قبضہ سے زائد کٹوانے کے بارے میں بعض صحابہ کرامؓ کے صحیح آثار موجود ہیں۔ چنانچہ امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ و كان ابن عمرؓ اذا حج او اعتمر قبض على لحيته فما فضل اخذه (بخاری ج ۲ ص ۸۷۵) اور امام ابو داؤدؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت مروان بن سالم المنقفعؒ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ قال رایت ابن عمرؓ يقبض على لحيته فيقطع ما زادت على الكف (ابوداؤد ج ۱ص ۳۲۱) ترجمہ میں نے حضرت

بقیہ صفحہ ۳۹ پر